www.KitaboSunnat.com

فقہ واجتہاد

مترجم: غازی عزیر

۲۰۰۰ء پر جشن منانے اور خصوصی اہتمام کرنے کا حکم

سعودی مرکزی ادارۂ تحقیق وافتاء، ریاض کی طرف سے فتویٰ

اسلامی ریسرچ وافتاء کونسل (ادارات بحوث علمیہ والافتاء والدعوۃ والارشاد) میں مفتی اعظم سعودی عرب کے پاس اس موضوع پر متعدد سوالات موصول ہوئے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے:

ایک استفتاء میں سائل کہتا ہے کہ "ان دنوں ہم ابلاغ عامہ کے تمام ذرائع کی نشریات میں بکثرت عیسوی سال ۲۰۰۰ء کی تکمیل اور تیسرے ہزار سالہ عہد کی ابتدا کی مناسبت سے بہت سی باتیں اور کارروائیاں ملاحظہ کرتے ہیں۔ یہودی اور عیسائی وغیرہ اقوام اس تقریب کی بہت خوشیاں منا رہے ہیں اور اس موقع کو امید کی کرن تصور کرتے ہیں۔ اس بارے میں آپ سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ مسلمان لوگوں کا اس کا اہتمام کرنا اور اس کو ایک پرسعادت تقریب قرار دینا کیسا ہے۔ بعض لوگوں نے اپنی شادی بیاہ اور دوسرے اہم معاملات اس تقریب کے ساتھ مربوط کر رکھے ہیں یا پھر وہ اپنے تجارتی اداروں اور کمپنیوں وغیرہ میں اس تقریب کے انعقاد کی مناسبت سے شرکت کی دعوت دیتے ہیں۔ اس تقریب کے تعظیم کرنا نیز اس موقع پر زبانی ہو یا چھپے ہوئے کارڈ وغیرہ کے ذریعے مبارکبادوں کا باہمی تبادلہ، شریعت کی رو سے کیسا ہے؟

دوسرے سوال میں مذکور ہے کہ "یہودی اور عیسائی اپنی تاریخ کے مطابق سال ۲۰۰۰ء غیر معمولی طور پر منانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں تاکہ اپنی پالیسی اور اپنے عقائد کو تمام دنیا، بالخصوص اسلامی ممالک میں رائج کر سکیں۔ بعض مسلمان بھی ان کی اس دعوت سے متاثر ہو گئے ہیں چنانچہ وہ اس موقع پر طرح طرح کے اعلانات اور وعدوں کی تیاری میں لگ گئے ہیں۔ ان میں بعض ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اس موقع کی مناسبت سے اپنے تجارتی مال پر قیمتوں میں کمی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ خدشہ اس بات کا ہے کہ کہیں یہ معاملہ آگے بڑھ کر غیر مسلموں کے ساتھ مسلمانوں کے عقیدۂ موالات (دوستی) پر اثر انداز نہ ہو۔ ہم آپ سے التماس کرتے ہیں کہ کافروں کی تقریبات اور اس کی دعوتوں میں مسلمانوں کے جانے سے اور ان کی تقریبات کو خود بھی منانے کا شرعی حکم واضح فرمائیں اور یہ بھی بیان کریں کہ بعض اداروں اور کمپنیوں میں اس موقع کی مناسبت سے کام کی چھٹی کا کیا حکم ہے؟ کیا ان امور میں سے کوئی کام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا ان سے مشابہ کوئی اور امر یا ان امور پر رضامندی مسلمان کے عقیدہ پر اثر انداز ہوتی ہے؟"

مذکورہ سوالوں کے تمام پہلوؤں پر غور و فکر کرنے کے بعد "اسلامی ریسرچ و افتاء کونسل" مندرجہ ذیل جواب دیتی ہے......

بے شک سب سے بڑی نعمت جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عطا فرمائی ہے وہ اسلام اور اس کی صراطِ مستقیم (سیدھی راہ) کی طرف ہدایت کی نعمت ہے۔ اور یہ اس سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت ہی ہے کہ اس نے اپنے مؤمن بندوں پر اپنی نمازوں میں اس سے اس کی ہدایت طلب کرنا فرض قرار دیا ہے، چنانچہ وہ ہر نماز میں اس سے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کے حصول نیز اس پر ثابت قدمی کی دعا کرتے ہیں۔ خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس راستہ کا وصف یہ بیان کیا ہے کہ سیدھا راستہ ان نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کا ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا۔ یہ راستہ ہرگز صراطِ مستقیم سے منحرف ہونے والے یہودیوں، عیسائیوں نیز تمام کافروں اور مشرکوں کا نہیں ہے۔

جب یہ چیز معلوم ہوگئی تو ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی بے پناہ نعمتوں کی قدردانی کرے اور قولاً، عملاً اور اعتقاداً اس سبحانہ وتعالیٰ کا شکر گزار بن جائے۔ اس پر یہ بھی لازم ہے کہ اس نعمت کی حفاظت اور نگرانی کرے اور ایسے اَسباب پر عمل درآمد کرے کہ جن سے یہ نعمتیں اس پر ہمیشہ سایہ فگن رہیں۔

اہل بصیرت کا مشاہدہ ہے کہ آج دنیا میں بیشتر لوگوں پر اللہ کا دین حق و باطل کے ساتھ گڈمڈ نظر آتا ہے اور یہ چیز دشمنانِ اسلام کی، اس کے حقائق کو مٹانے، اس کے نور کو بجھانے، مسلمانوں میں اس سے بعد پیدا کرنے اور ہمیشہ کے لئے اس سے ان کا رشتہ کاٹ دینے کی انتھک کوششوں کو واضح کرتی ہے۔ وہ بنی نوع انسان کو اللہ اور اللہ کے رسول محمد بن عبداللہ ﷺ پر نازل ہونے والی شریعت سے روکنے کے لئے ہر ممکن ذریعہ استعمال کرتے ہیں، کبھی اسلام کی صورت جھلسانے کی کوشش کرتے ہیں تو کبھی تہمت اور کذب بیانی کا سہارا لیتے ہیں۔ ان کا یہ فعل اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مصداق ہے:

﴿وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ﴾ (البقرۃ:۱۰۹)

"اہل کتاب میں سے بہت سے لوگ دل میں حسد کے مارے یہ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے کے بعد پھر تم کو کافر بنادیں حالانکہ حق بات ان پر واضح ہوچکی ہے"

اور سبحانہ وتعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق ہے:

﴿وَدَّتْ طَآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلاَّ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ﴾ (آلِ عمران:۶۹) "اہل کتاب کا ایک گروہ یہ چاہتا ہے کہ تم کو گمراہ کردیں حالانکہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اپنے آپ کو ہی گمراہ کرتے ہیں، مگر سمجھتے نہیں ہیں"

اور جل وعلا کے اس ارشاد کے مطابق بھی:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خَاسِرِيْنَ﴾ (آلِ عمران:۱۴۹) "اے ایمان والو! اگر تم کافروں کا کہنا مانو گے تو وہ تم کو الٹے پاؤں (کفر کی طرف) پھیر دیں گے، پھر تم گھاٹے میں جا پڑو گے"

اور عزوجل کا یہ قول بھی شاہد ہے :

﴿قُلْ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ﴾ (آلِ عمران:۹۹) "(اے نبی ﷺ) کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! جو کوئی ایمان لایا (یا لانے کا مقصد رکھتا ہے) تم جان بوجھ کر اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو، اس میں عیب نکالتے ہو اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ہے"

ان کے علاوہ بعض دوسری آیات میں بھی یہی مضمون بیان ہوا ہے۔ لیکن باوجود ان تمام کے...... اللہ عزوجل نے اپنے دین اور اپنی کتاب کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، پس جل وعلا کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ﴾ (الحجر:۹)

"بے شک قرآن کو ہم ہی نے اتارا ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں"

پس اللہ کے لئے ہی بے شمار تعریفیں ہیں...... اسی طرح نبی ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ

"آپ کی اُمت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، وہ ظاہر ہوں گے اور جنہیں خوفزدہ اور مخالفت کرنے والے ہرگز نقصان نہ پہنچا سکیں گے، یہاں تک کہ قیامت واقع ہو جائے"

پس اللہ تعالیٰ کے لئے ہی بے شمار تعریفیں ہیں۔ ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ، کہ جو قریب اور مجیب الدعوات ہے، سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں اس گروہ اور اس مسلمان بھائیوں میں سے بنائے، کہ بے شک وہ بے حد سخی اور کرم فرمانے والا ہے۔

جہاں تک زیر بحث مسئلہ کا تعلق ہے تو "اسلامی ریسرچ وافتاء کونسل" یہودیوں، عیسائیوں اور اسلام کے ساتھ نسبت رکھنے والے، مگر انہی کی زیر اثر، لوگوں کی ان کے حساب کے مطابق دو ہزار سال کے اختتام اور تیسرے ہزار سالہ عہد کے استقبال کی تقریب کی زبردست تیاری اور ان کے اہتمام کو دیکھ اور سن رہی ہے۔ لیکن یہ کونسل مسلم عوام کے سامنے اس جشن کی حقیقت بیان کرنے اور شریعت مطہرہ سے اس کا حکم واضح کرنے کی قدرت رکھتی ہے تاکہ مسلمانوں کو اپنے دین کی بصرت حاصل ہو اور وہ ان لوگوں کی گمراہیوں کی طرف منحرف ہونے سے ڈریں جن پر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا غضب فرمایا (یعنی یہودی) اور جو گمراہ ہوئے (یعنی عیسائی)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم کہتے ہیں کہ

(۱) یہودی اور عیسائی سمجھتے ہیں کہ یہ تیسرا عہد ہزار سالہ حادثات، تکالیف اور اُمیدوں کا زمانہ ہے۔ وہ اپنی اس رائے پر بالجزم یقین کرتے ہیں یا پھر ہٹ دھرمی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ دعویٰ ان کی ریسرچ اور وسیع مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح انہوں نے اپنے عقیدہ کے بعض مسائل کو اس عہد ہزار سالہ کے ساتھ مربوط کر رکھا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اس عہد ہزار سالہ کا ذکر ان کی تحریف شدہ کتابوں میں آیا ہے...... مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ ان دعووں کی طرف توجہ نہ کریں اور نہ ہی ان کے ساتھ شریک ہوں بلکہ اپنے رب سبحانہ وتعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت سے چمٹ کر ان کے سوا ہر چیز سے بے نیاز ہو جائیں۔ جہاں تک ان نظریات اور آراء کا تعلق ہے کہ جو کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ کے خلاف ہوں تو ان کی طرف توجہ نہ دیں بلکہ ان چیزوں کو ان کا وہم تصور کریں۔

(۲) یہ یا اس جیسی دوسری تقریبات درج ذیل برائیوں سے خالی نہیں ہوتیں: حق کا باطل کے ساتھ التباس، کفر اور گمراہی کی طرف دعوت دینا (بلانا)، حرام باتوں کی جائز کرلینا اور الحاد، شرعاً منکر باتوں کا ظہور مثلاً تمام مذاہب کے مابین وحدت و یگانگت کا اظہار، اسلام کا دوسری باطل ملتوں اور مذاہب کے مساوی ہونا، صلیب سے تبرک حاصل کرنا، یہودیوں اور عیسائیوں کے کافرانہ شعائر کا اظہار اور اسی طرح ایسے اقوال و افعال کا صدور جو کافرانہ شعائر پر مشتمل ہوں مثلاً عیسائیت اور یہودیت جو کہ تبدیل اور منسوخ شدہ شریعتیں ہیں وہ بھی اللہ تک پہنچنے کا ہی ذریعہ ہیں یا اسی طرح ان شریعتوں میں دین اسلام کے خلاف پائی جانے والی بعض چیزوں کو مستحسن سمجھنا یا بتانا۔ مسلمانوں کو یاد رہنا چاہئے کہ اجماع امت کے مطابق اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور اسلام کا انکار کُفر ہے۔ اس طرح کی تقریبات مسلمانوں کو ان کے اپنے دین سے دور کرنے اور دین کو اجنبی بنا دینے کا ایک وسیلہ ہے۔

(۳) کتاب اللہ، سنتِ رسول اور آثارِ صحیحہ سے پتہ چلتا ہے کہ کفار کی خصوصیات میں ان کی مشابہت اختیار کرنا شرعاً حرام ہے اور اس ممانعت میں ان کی عیدوں (تہواروں)، ان کی محفلوں اور تقریبات میں ان کی مشابہت اختیار کرنا بھی شامل ہے۔ عید (تہوار) اسم جنس ہے اور اس میں ہر وہ دن شامل ہے جو بار بار لوٹ کر آئے اور جس کی کفار تعظیم کرتے ہوں۔ کافروں کی وہ مخصوص جگہ بھی عید کہلاتی ہے جہاں وہ اپنی دینی تقریبات کے لئے جمع ہوتے ہوں۔ لہٰذا ہر وہ عمل جو ان لوگوں نے مختلف ممالک میں اس زمانہ میں ایجاد کئے ہیں، وہ سب ان کی عیدوں میں داخل ہیں۔ کیونکہ دین میں صرف ان کے مخصوص تہواروں ہی کی ممانعت نہیں ہے بلکہ اوقات یا مقامات میں سے ہر وہ چیز جس کی وہ تعظیم کرتے ہوں، حالانکہ دین اسلام میں اس کی کوئی بنیاد موجود نہ ہو۔ اسی طرح وہ تمام اَعمال جو انہوں نے اس مقصد کے لئے ایجاد کئے ہوں، وہ سب ان کی عیدوں میں داخل ہیں۔ اسی طرح اگلے اور پچھلے دنوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے جو دن بھی ان کے نزدیک حرمت کا ہو۔

جس طرح کہ اس تقریب کے دن کے بارے میں بتایا جارہا ہے، وہ ان کی عید میں داخل ہے، جیسا کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بطورِ تنبیہ بیان کیا ہے۔ تہواروں میں ان کی مخصوص مشابہت کی ممانعت کے بارے میں اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندوں کی صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ (الفرقان:۷۲)

"اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے (یا جھوٹ فریب نہیں کرتے)"

سلف وصالحین کی ایک جماعت کہ جن میں امام ابن سیرین، مجاہد اور ربیع بن انس شامل ہیں، نے اس آیت کی تفسیر میں بیان کی ہے کہ یہاں "الزّور" سے مراد کافروں کے تہوار ہیں اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے متعلق ثابت ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

"جب نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگوں کے لئے دو دن مخصوص تھے، جن میں وہ کھیلتے کودتے تھے۔ آپ نے دریافت کیا کہ یہ دو دن کیا ہیں؟ انہوں نے عرض کی: ہم دورِ جاہلیت میں ان دنوں میں کھیلا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ان دنوں کو ان سے بہتر دنوں میں بدل دیا ہے۔ وہ یوم الاضحیٰ (بقر عید) اور یوم الفطر (عید رمضان) ہیں" (امام احمد، امام ابوداود اور امام نسائی نے بسندِ صحیح اس حدیث کی تخریج کی ہے)

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے کہا:

"رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں ایک شخص نے بوانہ کے مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی تھی، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے بوانہ کے مقام پر اونٹ کی قربانی کی نذر مانی ہے۔ نبی ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا وہاں دورِ جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا کہ جسے پوجا جاتا ہو؟ لوگوں نے عرض کی: نہیں، آپؐ نے پوچھا کہ کیا وہاں ان کے تہواروں میں سے کوئی تہوار منایا جاتا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر اپنی نذر پوری کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی کوئی نذر پوری نہ کی جائے گی اور نہ اس چیز کی نذر جو بنی آدم کی ملک نہ ہو" (امام ابوداود نے اس حدیث کی تخریج بسند صحیح کی ہے)

اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

"مشرکوں کے تہواروں کے دن ان کی عبادت گاہوں (گرجا گھروں) میں داخل نہ ہو کیونکہ ان پر اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے" ...... آپؓ نے یہ بھی فرمایا کہ:

"اللہ کے دشمنوں کے تہواروں میں ان سے کنارہ کشی (اجتناب) کرو"

اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"جو شخص عجمیوں کے شہروں میں گھر تعمیر کرے اور ان کے نوروز اور مہرجان (جشن و

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریبات) منائے اور تاحیات ان کی مشابہت اختیار کرے تو وہ انہیں جیسا ہے، قیامت کے دن اس کا حشر بھی انہیں کے ساتھ ہوگا"

(۴) اور بہت سے اعتبارات سے بھی کافروں کے تہواروں سے روکا گیا ہے جن میں چند مندرجہ ذیل ہیں:

......ان کے بعض تہواروں میں مسلمانوں کا ان کی مشابہت اختیار کرنا ان کے دلوں کے سرور (شادمانی) اور کفر پر اطمینان کا سبب ہوتا ہے کہ وہ بھی انہیں جیسے باطل پرست ہیں۔

......ظاہری امور میں مشابہت اور ہلکے ہلکے، چپکے چپکے اور چور دروازوں کے ذریعہ شرکت فاسد عقائد جیسے باطنی اُمور میں بھی مشابہت و شرکت کی موجب بنتی ہے۔

......اس کا ماحصل بھی عظیم ترین مفاسد میں سے ہے یعنی کافروں کی ظاہری مشابہت باطن میں ان کے لئے مختلف النوع مودّت (دوستی)، محبت اور موالات (میل جول اور ہمراز بنانا) پیچھے چھوڑتی ہے۔ حالانکہ ان کے لئے محبت اور موالات ایمان کے منافی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَاتَتَّخِذُوْا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَّمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِىْ الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ﴾ (المائدہ:۵۱)

"اے مؤمنو! یہود و نصاریٰ کو دوست مت بناؤ۔ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو کوئی ان سے دوستی رکھے وہ انہیں میں سے ہے۔ اللہ ایسے ظالم لوگوں کو کبھی راہ راست پر نہ لائیگا"

اور سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَاتَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ﴾

"(اے پیغمبر!) جو لوگ اللہ پر اور روزِ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ان کو تو (ایسا) نہ دیکھے گا کہ وہ ان لوگوں سے دوستی رکھیں جو اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہیں" (المجادلہ:۲۲)

(۵) جو کچھ اس سے قبل اوپر بیان کیا جاچکا ہے اس بنا پر کسی مسلمان پر جو اللہ کے رب، اسلام کے دین حق اور محمد ﷺ کے نبی و رسول ہونے پر ایمان رکھتا ہو، ہرگز جائز نہیں ہے کہ ایسے تہواروں کی محفلیں اور تقریبات کے جشن منعقد کرے جن کی دین اسلام میں کوئی اَصل موجود نہیں ہے، اور انہی تہواروں میں سے ایک یہ ہزار سالہ فرضی جشن بھی ہے۔ اسی طرح نہ اس تقریب کی محفلوں میں حاضر ہونا جائز ہے، نہ ان میں شرکت کرنا اور نہ ہی کسی طرح کی اعانت کرنا جائز ہے، کیونکہ یہ تمام چیزیں گناہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوْا اللهَ إِنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾

"اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہے" (المائدہ:۲)

(٦) مسلمان کے لئے کافروں کے ساتھ تعاون کی قسموں میں سے کسی بھی طرح تعاون کرنا جائز نہیں ہے۔ اس تعاون میں ان کے تہواروں، کہ جس میں مذکورہ ہزار سالہ جشن کی تقریب بھی شامل ہے، کا اعلان واشتہار کرنا، کسی بھی ذریعہ سے لوگوں کو ان کی طرف مدعو کرنا، خواہ اس کے لئے ذرائع ابلاغ عامہ کو ہی کیوں نہ استعمال کیا جائے، لکھے ہوئے بورڈ اور بینر آویزاں کرنا، ایسے لباس بنانا جن کا مقصد ان تہواروں کی یادگار یا یاددہانی ہو، کارڈ، پمفلٹ اور سٹیشنری کے دوسرے سامان چھپوانا، تجارتی سامان پر اس موقع کی مناسبت سے قیمت گرانا یا مالی انعامات کی تقسیم کرنا یا کھیل کود کی سرگرمیوں کا اہتمام کرنا یا کوئی خاص علامت وغیرہ کو پھیلانا، سبھی چیزیں شامل ہیں۔

(٧) کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ کافروں کے تہواروں، کہ جن میں سے ایک مذکورہ ہزار سالہ تقریب بھی ہے، یا اس جیسی دوسری خوشی کی تقریبات اور متبرک اوقات کا اعتبار کرے اور خاص اس دن اپنے معمول کے کام کاج کو معطل کرکے چھٹی منائے یا شادی بیاہ منعقد کرے یا تجارت کے کاموں کی ابتدا کرے یا کسی پروجیکٹ وغیرہ کے افتتاح کا اہتمام کرے۔ اسی طرح ان دنوں کے بارے میں یہ اعتقاد رکھنا بھی ناجائز ہے کہ ان دنوں کو دوسرے دنوں پر کوئی فضیلت یا خصوصیت حاصل ہے کیونکہ یہ دن بھی سال کے دوسرے تمام دنوں کی طرح ہی ہیں اور اس وجہ سے بھی کہ یہ فاسد اعتقاد ذرا برابر بھی کسی چیز کی حقیقت کو نہیں بدل سکتا بلکہ ایسا اعتقاد رکھنا تو گناہ در گناہ کے مترادف ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سلامتی اور عافیت کے طلبگار ہیں۔

(٨) مسلمانوں کے لئے کافروں کے تہواروں پر انہیں مبارکباد پیش کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ چیز ان کے باطل پر قائم رہنے پر ایک طرح کی رضامندی اور ان کے لئے مسرت کا باعث ہے، چنانچہ امام ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

> "جہاں تک کافروں کے مخصوص شعائر پر ان کو مبارکباد پیش کرنے کا تعلق ہے تو یہ بالاتفاق حرام ہے۔ مثلاً ان کے تہواروں یا روزوں کے مواقع پر ان کو مبارکباد کے طور پر کوئی یوں کہے: تمہیں تہوار مبارک ہو یا اس تہوار کی مبارکباد وغیرہ۔ اگرچہ ان کلمات کا کہنے والا کفر سے بری ہو تو بھی اس کے لئے یہ کہنا حرام ہے۔ کیونکہ یہ دراصل کافر کو صلیب کو سجدہ کرنے پر مبارکباد دینے کے مترادف ہے، بلکہ یہ عمل اللہ کے نزدیک کسی کو شراب پینے، قتل کرنے اور زنا کاری وغیرہ پر مبارکباد دینے سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے۔ لیکن اکثر جن لوگوں کو دین کی کوئی قدر نہیں ہوتی وہ اس غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں اور اس فعل کی قباحت نہیں جانتے۔ پس جس نے کسی بندہ کو گناہ پر یا بدعت پر یا کفر پر مبارکباد دی اس نے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب مول لیا ہے"

(٩) مسلمانوں کے لئے ان کے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجرت کے اعتبار سے تواریخ کا اہتمام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا باعث شرف ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔ وہ کوئی تقریب منائے بغیر اسی ہجرت کے مبارک دن سے اپنی تاریخوں کا شمار کرتے تھے۔ صحابہؓ کے بعد یہ چیز مسلمانوں میں گزشتہ چودہ صدیوں سے آج تک مسلسل چلی آرہی ہے۔ چنانچہ مسلمان کے لئے ہجری تاریخ سے روگردانی کرکے دنیا کی دیگر اُمتوں کی تاریخوں (کیلنڈرز) میں سے کسی تاریخ (مثلاً عیسوی کیلنڈر) کو اپنانا جائز نہیں ہے کیونکہ ایسا کرنا بہتر چیز کو ادنیٰ چیز سے بدلنا ہے۔ لہٰذا ہم اپنے تمام مسلمان بھائیوں کو اللہ تعالیٰ کا کماحقہ، تقویٰ اختیار کرنے، اس کی اطاعت گزاری پر عمل پیرا ہونے اور اس کی نافرمانی سے دوری اختیار کرنے، دوسروں کو اس کی نصیحت کرنے اور اس کی راہ میں جو بھی دشواری پیش آئے اس پر صبر کرنے کی وصیت کرتے ہیں۔

ہر ناصح مؤمن جو اپنے نفس کو دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اس کے غضب سے نجات دلانے کا خواہاں ہو اسے چاہئے کہ اپنے علم اور ایمان کو مستحکم کرنے کی جدوجہد کرے اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہدایت دینے والا، مددگار، حاکم اور ولی (مہربان دوست) بنائے کیونکہ اللہ عزوجل ہی بہترین مولیٰ اور سب سے اچھا مددگار اور کفایت کرنے والا ہے۔ وہی ہدایت دینے والا اور مدد کرنے والا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مندرجہ ذیل دعاء پڑھ کر بارگاہِ الٰہی میں التجا کرے:

"اللهم رب جبرائيل و ميكائيل و إسرافيل، فاطر السموات والارض، عالم الغيب و الشهادة، أنت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون، اهدني لما اختلف فيه من الحق بإذنك إنك تهدى من تشاء إلى صراط مستقيم"

"اے اللہ! جبرائیل و میکائیل و اسرافیل کے پروردگار، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں میں ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں۔ مجھے بھی اپنی اجازت اور حکم سے اس بارے میں ہدایت عطا فرما کہ جس میں راہِ حق سے مختلف ہوں کیونکہ بے شک تو ہی جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرماتا ہے"

اور سب تعریفیں تمام جہانوں کے پروردگار اللہ کے لئے ہی سزاوار ہیں اور صلاۃ و سلام ہو ہمارے نبی محمد ﷺ، ان کی آلؓ اور ان کے صحابہؓ پر !!

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء

مہر چیئرمین......(شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن محمد آل شیخ)	دستخط رکن......(بکر بن عبداللہ ابوزید)
دستخط رکن......(عبداللہ بن عبدالرحمن الغدیان)	دستخط رکن......(صالح فوزان الفوزان)

 محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ